رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲ | ۲۴ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۷ ھ | ۲۴ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۹۱

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ ۱۰ /-

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گلے میں درد کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ریاست حیدر آباد کسی ڈومینین میں شامل نہ ہوگی نظام دکن کا شاہی فرمان

رضاکاران اتحاد المسلمین کی خدمات کا اعتراف

حیدر آباد ۲۳ اپریل۔ نظام دکن نے آج ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں امید ظاہر کی ہے کہ ریاست کی وہ سب سیاسی جماعتیں جنہیں جمہوری حکومت میں نمائندگی حاصل نہیں ہے وہ بھی اس میں شامل ہو جائیں گی۔ اور حکومتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں مناسب حصہ لیں گی۔ میر لائق علی وزیر اعظم ان کی نمائندگی کا انتظام کریں گے۔ آپ نے مزید لکھا ہے کہ آجکل فرقہ دارانہ منافرت ترقی کرتی جا رہی ہے لیکن میں ریاستی باشندوں کو ایسے مضر اثرات سے محفوظ رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ دیکھ کر مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے کہ ہندوستان میں مختلف فرقوں کے درمیان کشیدگی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ مصلحتاً میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حیدر آباد دونوں ڈومینیوں میں سے کسی میں شامل نہ ہو۔ بعض ہندو لیڈروں نے وزیر اعظم کے نام ایک مراسلت میں رضاکاروں کی خدمات کو سراہا ہے۔

پاکستان کے پہلے اولمپک کھیلوں کا افتتاح

کراچی ۲۳ اپریل۔ آج سہ پہر قائد اعظم نے پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام پاکستان کے پہلے اولمپک کھیلوں کا افتتاح کیا۔ قائد اعظم نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کے نوجوانوں کو جسمانی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ لیکن کسی پر حملہ کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا وہ قوم و ملک کے تعمیری کاموں میں مناسب حصہ لے سکیں اور بین الاقوامی امن و عافیت کے علمبردار قرار پا سکیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا مقابلوں میں جیتنا اتنا اہم نہیں بلکہ وہ جذبہ اہم ہے جو کوشش اور جدوجہد کے پیچھے کارفرما ہوتا ہے۔ نیز امید ظاہر کی کہ پاکستان کی جو ٹیم کھیلوں کے مقابلہ میں شرکت کیلئے انگلستان جائیگی وہ خیر خواہی اور امن کے پیامبروں کی حیثیت سے ملک کی نمائندگی کرے گی۔

سلامتی کونسل کی قرارداد پر مایوسی کا اظہار

تراڑکھل ۲۳ اپریل۔ آزاد ریڈیو کا کہنا ہے کہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کے آخری ریزولیوشن پر آزاد کشمیر کے حلقوں میں مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حکومت آزاد کشمیر کے نائب صدر میجر علی احمد شاہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ آخری فیصلہ تو آزاد کشمیر حکومت کرے گی لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ ریزولیوشن جینیا ریزولیوشن سے بہتر ہے۔ نیشنل کانفرنس نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

افغانستان کے پہلے سفیر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۳ اپریل۔ پاکستان میں حکومت افغانستان کے پہلے سفیر سردار شاہ ولی خاں آج تیسرے پہر کوئٹہ میل سے کراچی پہنچے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے ریلوے اسٹیشن پر وزارت امور خارجہ کے افسران بالا نے آپ کا استقبال کیا۔ جن میں کرنل اے۔ ایس۔ بی شاہ اور مسٹر اے ہلالی شامل تھے۔

یاد رہے مسٹر اسماعیل ابراہیم چندریگر افغانستان میں پاکستان کے پہلے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔

جمعیۃ اقوام سے ہندوستانی وفد واپس آ رہا ہے

لیک سکسیس ۲۳ اپریل۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق آج رات سلامتی کونسل کا اجلاس پھر منعقد ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کمیشن کے ممبران چننے کے علاوہ آج کے اجلاس میں پاکستان کی ان شکایات پر بھی بحث ہوگی جو پاکستان وفد کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے ہندوستان کے خلاف سلامتی کونسل میں پیش کی تھیں۔ یاد رہے یہ شکایات حسب ذیل ہیں:۔

اوّل:۔ جونا گڑھ کے معاملات۔ دوم:۔ مسلمانوں کا وسیع پیمانے پر قتل عام سوم:۔ بین المملکتی معاہدات کی خلاف ورزی ——— اس امر کا اعلان کہ آج کے اجلاس میں ان شکایات پر بھی غور کیا جائیگا کل کونسل کے صدر ڈاکٹر الفانسو لوپیز نے سر ظفر اللہ خاں کی یاد دہانی کے جواب میں کیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ آج کے اجلاس میں ہندوستان کی نمائندگی مسٹر ولادی کریں گے کیونکہ مسٹر گوپال سوامی آئنگر اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔

مہاجرین کشمیر کی امداد کے لئے ریلیف کمیٹی کا قیام

سیالکوٹ ۲۳ اپریل۔ سیالکوٹ میں جموں و کشمیر سے آئے ہوئے مہاجرین کی امداد اور بحالی کے لئے ایک ریلیف کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ حکومت آزاد کشمیر کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس اس کمیٹی کے صدر ہیں۔ جموں و کشمیر کے دو لاکھ سے زائد پناہ گزین اسوقت ضلع سیالکوٹ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کو فوری امداد پہنچانے کے لئے اس کمیٹی کا قیام ضروری سمجھا گیا ہے۔ اور قائد اعظم ریلیف فنڈ سے پانچ لاکھ روپے کی رقم امدادی کاموں کو چلانے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

ایک سوال اور اس کا جواب

از مکرم مولوی سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

لیگوس سے مولوی نور محمد صاحب نسیم نے ایک خط میں تحریر کیا ہے۔ کہ

یہاں لیجسلیٹو کونسل میں ایک بل پیش ہوا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ولد الحرام بچوں کی پرورش کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ اور کہ بچوں کے باپ یعنی ناجائز باپ کو عدالت کی طرف سے حکم دیا جائے۔ کہ بچے کے بالغ ہونے تک وہ اس کے اخراجات برداشت کرے مسلمان ممبروں نے اس بل پر بحث کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ ایسی بحث اسلام کے خلاف ہے۔ اس بارہ میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ اس بل کے متعلق شرعی نقطہ نظر کیا ہے۔

سوال:۔ ناجائز لڑکے کا نفقہ اس کے ناجائز باپ سے شرعاً لیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ شرعی نقطہ نظر سے اس کا جو جواب ہے وہ درج ذیل ہے۔

الجواب:۔ اس میں شک نہیں کہ ایسا لڑکا اس لحاظ سے اس کا بیٹا ہے۔ کہ وہ اس کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود شریعت اس کی نسب کو تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ نسبی تعلق کا مدار اس تعلق پر ہے۔ جس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ اور وہ صرف نکاح ہے اور نفقہ کا مدار نسب اور وراثت پر ہے۔ اور شریعت یہ دونوں چیزیں ناجائز باپ کے لئے تسلیم نہیں کرتی۔ وہ نہ اسے اس کا وارث مانتی ہے۔ اور نہ ہی یہ تسلیم کرتی ہے۔ کہ وہ ناجائز لڑکا اس کی نسب سے ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ عورت کے بطن سے بچہ کا پیدا ہونا ایک امر محسوس ہے۔ اور اس لحاظ سے یعنی عورت کے بطن سے بچے کے پیدا ہونے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں لیکن باپ کا جو تعلق بیٹے سے ہوتا ہے۔ وہ ایک امر غیر محسوس ہے جس درجہ میں عورت کے بطن سے بچہ کا نکلنا مشہود ہونے کی وجہ سے یقینی ہے۔ اس درجہ میں مرد کے نطفہ سے ہونا یقینی نہیں۔ اس لئے شریعت نے کسی مرد سے نسب کے ثبوت کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے۔ کہ الولد للفراش وللعاھر الحجر یعنی شریعت نے فراش کو ثبوت نسب کا مدار قرار دیا ہے۔ اگر فراش کسی کا ہو۔ اور کوئی دوسرا شخص ثبوت نسب کا دعوےٰ کرے۔ تو اس کا یہ دعوےٰ کسی طرح بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ الٹا اس دعوے کی بناء پر اسے سزا دی جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی کا بھی فراش نہیں تو پھر بھی ناجائز تعلق رکھنے والے شخص سے نسب ثابت نہیں ہوگی۔ کیونکہ ثبوت نسب کا مدار ایک ہی چیز پر ہے یعنی فراش (فراش سے مراد مرد اور عورت کا وہ تعلق ہے۔ جس کی شریعت اجازت دیتی ہے۔ مثلاً نکاح یا لونڈی)

پس جب ناجائز باپ سے اس بچہ کی نسب ثابت نہیں۔ تو اس ناجائز تعلق کی بناء پر اس کا نفقہ یعنی خرچ بھی اس سے نہیں لیا جا سکتا۔ اس کے نفقہ کی ذمہ واری اس کی والدہ پر ہوگی۔ ایک تو اس لئے کہ اس فعل کے نتائج کا بہرحال اسے ذمہ وار ہونا چاہیئے۔ اور دوسرے اس لئے کہ شرعی لحاظ سے والدہ اس بچے کی وارث اور وہ بچہ اس کا وارث ہے۔ لیکن اگر اس کی ماں اس کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ تو اس کی ماں کے رشتہ دار یعنی ننھیال خرچ کے ذمہ وار ہوں گے۔ کیونکہ وہ بھی اس کی وراثت کے حقدار ہیں۔ اور اگر اس کے ننھیال بھی اس کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتے۔ تو پھر حکومت وقت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی پرورش کا انتظام کرے۔ ہاں ایسی صورت میں حکومت کو اختیار ہے کہ وہ علاوہ اس سزا کے جو شریعت نے زانی کے لئے مقرر کی ہے۔ وہ اس زانی کو بطور تعزیر جرمانہ کی سزا کا بھی مستوجب قرار دے۔ اور اس جرمانہ سے اس بچہ کی پرورش کے اخراجات پورے کرے۔

بہرحال شریعت جن اسباب کو نفقہ اور پرورش کا باعث قرار دیتی ہے۔ ان میں یہ ناجائز تعلق شامل نہیں۔ شریعت اس تعلق کو نفقہ کا باعث تسلیم نہیں کرتی۔ اور نہ اسے کسی درجہ میں برداشت کر سکتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ ان رجلاً لاعن امرأتہ وانتفی من ولدھا ففرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھما والحق الولد بالمرأۃ (رواہ البخاری) اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جائز باپ کے نہ ہونے کی صورت میں بیٹے کی نسب صرف ماں سے متعلق ہو جاتی ہے اور ابوداؤد میں بھی روایت ان الفاظ میں کی ہے کہ کان الولد ینسب الی امہ۔ اور آئمہ فقہا نے الحق الولد بامہ کے یہ معنے کئے ہیں۔ اسے صیرہ لھا وحدھا۔ یعنی اس کو صرف اس عورت کا بیٹا قرار دے دیا۔ ایک اور روایت میں ہے۔ قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ولد المتلاعنین انہ یرث امہ وترثہ امہ یعنی وہ اپنی ماں کا وارث ہے۔ اور وہ اپنے لڑکے کی وارث۔ نیز الوہر کی مشہور حدیث الولد للفراش وللعاھر الحجر بھی اس بات کی تائید کرتی ہے۔ کہ زانی شرف نسب سے محروم ہے۔ اس کے نطفہ سے جو بچہ پیدا ہوا ہے۔ وہ کسی صورت میں شرعی لحاظ سے اس کا بیٹا نہیں بن سکتا۔ پھر ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک عورت نے حضور کی خدمت میں زنا کا اعتراف کیا۔ اور کہا کہ اس ناجائز تعلق کی وجہ سے اس کے بطن سے یہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو آپ نے اس عورت کو حکم دیا۔ کہ وہ اس بچہ کو دودھ پلائے۔ اور جب دودھ کی مدت ختم ہو جائے۔ تو پھر وہ میرے پاس آئے چنانچہ جب اس نے اس بچہ کا دودھ چھڑا لیا۔ اور وہ کھانا کھانے لگ گیا۔ تو وہ حضور کے پاس اس بچہ کو لے کر حاضر ہوئی۔ اور اس نے آپ کو زنا کی سزا کے لئے پیش کر دیا۔ حدیث میں آتا ہے فدفع الصبی الی رجل من المسلمین۔ کہ آپ نے وہ بچہ پرورش کے لئے ایک مسلمان کے سپرد کر دیا۔ زانی کے ورثا کے سپرد نہیں کیا۔ اسی طرح یہی واقعہ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں فقام رجل من الانصار فقال الی رضاعہ۔ یعنی جب یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ اس بچہ کی پرورش کون کرے۔ تو انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں اس کی پرورش کا ذمہ لیتا ہوں۔

الغرض یہ تمام حدیثیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ زانی خرچ کا ذمہ دار نہیں ہے اور نہ ہی شریعت اس کے لئے اس کی اس حیثیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے

درخواست دعا بخدمت احباب قادیان بتوسط حافظ نور الٰہی صاحب درویش قادیان

از جناب عارف محمد صاحب عارف بہاولپوری

قادیاں والو ادب سے ہے یہ میری التجا
تم خدا کے ہو گئے ہو تم سے راضی ہو خدا

دین کی خدمت بجا لائے خدا کے فضل سے
تین سو تیرہ کا تم نے مرتبہ حاصل کیا

تم مسیحا کے منارہ پر جو دیتے ہو اذاں
گونجتی ہوگی خدا کے عرش پر بھی وہ صدا

بارک اللہ مسجد اقصےٰ کے تم خادم بنے
بارک اللہ تم نے کی بیت الدعا میں بھی دعا

مقبرہ جو قادیاں میں ہے مسیح پاک کا
تم وہاں بھی جاتے ہو گے سیکھنے درس فنا

واہ وا اے عبدالرحمن خوب کیں خدمات دیں
مرحبا سالار درویشان احمد مرحبا

سرفروشان رہ ملت سمجھتے ہیں تجھے
حضرت محمود اسعد کا غلام باوفا

ایک چاکر شاہ غزنی کا تھا وہ پہلا ایاز
تو شہ دیں کا غلام بیریا و باصفا

یہ غلامی بادشاہی پر بھی رکھتی ہے شرف
اے غلام مصلح موعود کیا کہنا ترا

تیری قدر و منزلت افزوں ترا درجہ بلند
ہو شہنشاہی بھی تیری اس غلامی پر فدا

مثل بارش رحمت حق تجھ پہ نازل ہو مدام
خواہشیں پوری ہوں بر آئے ترا ہر مدعا

عرض یہ ہے نور الٰہی اور ہر درویش سے
یاد رکھیں اپنے اس خادم کو بھی وقت دعا

خدمت ملت کا عارف کو بھی موقعہ ہاتھ آئے
حضرت مرزا ظفر احمد بھی کر دیں یہ دعا

روزنامہ الفضل لاہور
۲۴ اپریل ۱۹۴۸ء

اتحاد کی ضرورت

قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے صوبہ سرحد میں اپنی تقاریر میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ اس وقت حالات کا تقاضہ ہے کہ پاکستان میں صرف ایک پارٹی ہو۔ جو بلا روک ٹوک موجودہ غیر معمولی اندرونی اور بیرونی مصائب کا جن میں یہ ملک گھرا ہوا ہے مقابلہ کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ قائد اعظم نے اتحاد پر جو اتنا زور دیا ہے یہ بات بڑی موقعہ کی اور بڑی دور اندیشی پر مبنی ہے۔ صوبہ سرحد ہی نہیں بلکہ اس وقت تمام پاکستان کی ہستی خطرے سے دوچار ہے۔ اور اس وقت ملک کے اندر فرقہ بازانہ کشمکش خواہ وہ کتنی ہی نیک نیتی پر منحصر ہو نہایت ضرررساں ہے۔

پاکستان اگرچہ ایک مقدس بین الاقوامی معاہدہ کے ذریعہ معرض وجود میں آیا ہے۔ اور اس معاہدے کی رو سے اگرچہ ہر فریق معاہدہ کا اخلاقاً اور قانوناً پابند ہے۔ کہ شرائط معاہدہ کو کسی بہانہ سے نظر انداز نہ کرے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان واقعات سے جو آجتک ظہور میں آچکے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ ایک فریق نے اس مقدس معاہدہ کو بالکل نظر انداز کر رکھا ہے۔ اور وہ اپنی زیادہ مادی طاقت کے زعم میں ان اخلاقی اور قانونی پابندیوں کے حدود سے تجاوز کرنے سے بالکل نہیں ہچکچاتا۔ جو اس مقدس معاہدہ کے رو سے اس پر عائد ہوتی ہیں اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ہندیونین نے جو مندرجہ بالا معاہدہ میں ایک فریق ہے۔ اور جس نے معاہدہ کے اعلان کے وقت اس امر کا عہد کیا تھا کہ وہ تقسیم کو ایک مسلمہ طور پر طے شدہ معاملہ تصور کرے گی۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس اپنے عہد پر سختی سے قائم رہتی اور اپنی اندرونی تعمیر کی طرف متوجہ ہوتی۔ اور اپنے ہمسایہ ملک پاکستان کو بھی اپنے اندرونی معاملات سدھارنے کی طرف متوجہ ہونے دیتی۔ زیادہ علاقہ کی ہوس میں ایک ایسی صورت حالات پیدا کر رکھی ہے۔ کہ جس سے دونوں ملکوں میں ایک جنگی قسم کی حالت رونما ہوگئی ہے۔ اور اس نے کئی ایک اقدامات سے واضح کر دیا ہے۔ کہ دراصل اس نے تقسیم کے معاہدہ کو محض ایک چال کے طور پر تسلیم کیا تھا۔ ورنہ معاہدہ پر دستخط کرتے وقت اور تمام دنیا کے سامنے اس معاہدہ پر قائم رہنے کے لئے اعلان کرتے وقت اس کا ہرگز وہ ارادہ نہیں تھا جو ان الفاظ سے ظاہر ہوتا تھا۔ جو اس وقت دہرائے گئے تھے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب تک نہ اس نے خود سکھ کا سانس لیا ہے۔ اور نہ پاکستان کو سکھ کا سانس لینے دیا ہے۔ اس نے زیادہ علاقہ کی ہوس میں نہ صرف یہ کہ تمام جمہوری اصولوں کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ بلکہ ایک ہی لمحہ میں بالکل متضاد اصولوں کی حمایت کی۔ اور اس امر کی ذرا پروا نہیں کی۔ کہ وہ اپنی اس دو رخی روش سے دنیا کی نظر میں اپنا وقار کھو رہی ہے۔ اس نے خود غرضی کے نشہ میں کوئی امتیاز بالکل نہیں کیا۔ یہاں تک کہ معاہدہ تقسیم کے رو سے جو سامان پاکستان کا جائز حصہ تھا۔ اور اتفاقاً اس کے قبضہ میں آگیا تھا۔ جس کی حیثیت امانت کی تھی تقسیم کو ناقابل عمل بنانے کے لئے روک لیا۔ اور ایسی حرکات کا ارتکاب کیا۔ جس سے صاف عیاں ہوتا ہے۔ کہ اسکی نیت کیا ہے۔ یہ ایک مثال ہے ورنہ انڈین یونین نے معاہدہ تقسیم کو کالعدم بنانے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں جو فروگذاشت کیا ہو۔

طرفہ بات یہ ہے کہ اگرچہ ہندیونین اور پاکستان دونوں برطانیہ کی نوآبادیاں ہیں۔ اور بطور ثالث برطانیہ نے ہی معاہدہ کی وہ شرائط وضع کیں۔ جس کے مطابق تقسیم ہوئی۔ اس نے پاکستان پر ہمسایہ نوآبادی کی یہ بیداد دیکھی۔ اور باوجودیکہ پاکستان نے اس طرف توجہ دلائی برطانیہ نے نہ صرف ایک مجرمانہ خاموشی ہی اختیار کی۔ بلکہ لمبی باتوں میں ہندیونین کی دریدہ بیٹھ ٹھونکی۔ اور اسکو اس مقدس معاہدہ کی خلاف ورزیوں میں شہ دیتا رہا۔ حالانکہ برطانیہ کا فرض تھا۔ کہ جس ثالثی حیثیت سے اس نے تقسیم کا معاہدہ سرانجام دیا تھا۔ اسی ثالثی حیثیت سے معاہدہ کی ہر شرط کی تکمیل کراتا۔ لیکن اس نے اپنی خود غرضی کے پیش نظر بے انصافیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا مگر ٹس سے مس نہ کی۔ اور یہ بہانہ بناتا رہا۔ کہ اب دونوں ملک آزاد ہیں۔ وہ ان کے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہتا۔ حالانکہ شرائط معاہدہ کو تکمیل تک پہنچانا اس کی ثالثی کا ہی ایک حصہ تھا۔ اور وہ اس حد تک دخل دینے کا ضرور پابند تھا۔ خاصکر جبکہ تقسیم سے پہلے وہ کئی بار اس بات کا اعلان کر چکا تھا۔ کہ وہ سب سے منصفانہ سلوک کرنا چاہتا ہے۔ الغرض برطانیہ کا اپنا فرض نہ ادا کرنا پاکستان کے مصائب میں باعث اضافہ ہوا۔ اس طرح اس نے گویا ہندیونین کو پاکستان کے خلاف ارادوں میں عملی مدد دی ہے۔ ان غیر معمولی مصائب کے باوجود پاکستان اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو چکا ہے۔ اور انشاءاللہ اس کی بنیادیں روز بروز مستحکم ہوتی چلی جائینگی۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پاکستان اب ایسی حالت میں پہونچ چکا ہے۔ کہ وہ خطرے سے بالکل باہر ہو گیا ہے۔ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خطرہ کے بادل ابھی اپنے پورے زور و شور سے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ اور اگر ہندیونین اپنی معاندانہ روش فوراً چھوڑ بھی دے۔ تو پھر بھی بڑی مدت کے بعد جاکر اطمینان کی سانس لی جائیگی اور پاکستان ایک ایسا ملک بن جائے گا جس کو ہم ان ممالک کے مقابلہ میں کھڑا کر سکیں گے۔ کہ جن کو گزند پہونچنے کا احتمال کم سے کم ہو گیا ہو۔ اس لئے موجودہ حالات عام جنگی حالت کے سے ہیں۔ اور ہر کوئی جانتا ہے کہ ایسی حالت میں کسی قسم کی اندرونی کشمکش کو خواہ وہ کتنی مفید ہو۔ ایسی صورت میں اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ جو نازک کو نازک تر بنا دے۔ خواہ یہ کشمکش عوامی تحریکوں کے پردے میں پیدا کی جائے یا مزدوروں کے نام پر۔ سوشلزم کے بہانے سے ہو یا کھلم کھلا کمیونزم کی عریانیوں کے ساتھ۔ پٹھانستان کی شکل میں ہو یا خدمت خلق کے بہروپ میں جس طرح جنگ کے زمانہ میں برطانیہ کی مختلف پارٹیوں نے اپنی ذاتی خصوصیات کو مٹا کر ایک اتحادی صورت اختیار کر لی تھی۔ اسی طرح پاکستان کی موجودہ صورت حال مطالبہ کرتی ہے۔ کہ تمام قسم کے تفرقات ملیا میٹ کر دیے جائیں۔ اور کسی کو ڈیڑھ اینٹ کی سیاسی مسجد الگ بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور سب اتفاق و اتحاد سے صرف ایک ہی مقصد کے پیش نظر جدوجہد میں مصروف ہو جائیں اور وہ مقصد پاکستان کا استحکام ہے۔ ایسا استحکام کہ وہ ایک ایسی چٹان بن جائے کہ کوئی باد و باراں کا طوفان اس کی بنیاد کو متزلزل نہ کر سکے۔

ہندوستانی

کانگرس کی عاملہ نے دستور ساز کمیٹی کی اس سفارش کو رد کر دیا ہے کہ کانگرس کی کارروائی ہندی میں اور دیوناگری رسم الخط میں ہونی چاہیئے۔ پہلے کی طرح کارروائی ہندوستانی میں ہی ہوا کرے گی۔ رسم الخط کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ دونوں رسم الخط جائز ہونگے۔

عاملہ کا یہ فیصلہ نہایت دانشمندانہ ہے اور ہندوستانی کو اختیار کر کے نہ صرف ہندوستانی بولنے والوں کے جذبات کا احترام کیا گیا ہے بلکہ اگر ہندوستانی کو ہندوستانی رہنے دیا گیا۔ تو اس کا یہ فائدہ بھی ہو گا کہ ہند کا پاکستان سے زبان کا جو رشتہ ہے قائم رہے گا۔ اور اس طرح دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات میں وہ مشکلات بھی پیدا نہ ہوں گی۔ جو اس صورت میں پیدا ہونی ضروری تھیں۔ جب ٹھیٹھ ہندی کو اختیار کیا جاتا۔

یوم اقبال پر مشاعرہ

یوم اقبال کے متعلق لکھتے ہوئے معاصر سفینہ کے مدیر صاحب لکھتے ہیں

"اس میں اقبال کی شان کے شایان اچھے اچھے پروگرام بھی تھے اور ایسے اہتمام بھی تھے جو کثرت عقیدت سے کسر شان کی دلیل بن کر رہ گئے تھے"

معاصر کا اشارہ شاید بعض اور باتوں کی طرف ہو گا۔ لیکن جو مشاعرہ یونیورسٹی ہال میں ۲۲ اپریل کی رات کو سٹوڈنٹ فیڈریشن کی طرف سے منعقد کیا گیا۔ اگرچہ اس کے صدر سردار عبدالرب صاحب نشتر تھے۔ وہ اقبال کی کھلی کھلی ہتک تھا۔ جو نظمیں اور غزلیں پڑھی گئیں تقریباً تمام کی تمام اس پیام کے عین متضاد تھیں۔ جو اقبال سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ مشاعرہ ایک ایسا اہتمام تھا۔ جو بقول معاصر محترم اقبال کی کسر شان کی دلیل بن کر رہ گیا تھا۔

قید سے رہا ہو کر تشریف لانیوالے احباب کیخدمت میں جماعت احمدیہ لاہور کا سپاسنامہ

بزرگان سلسلہ کی ایمان پرور تقریریں۔ جیل کے تاریک کمروں میں رہائی کی بشارتیں

لاہور ۱۲ اپریل مشرقی پنجاب کی قید سے رہا ہو کر آنے والے احباب کے اعزاز میں محترم خان بہادر نواب محمد الدین صاحب کی صدارت میں جو جلسہ منعقد ہوا۔ اسمیں جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے نے جماعت احمدیہ لاہور کیطرف سے مندرجہ ذیل سپاسنامہ پیش فرمایا۔

سپاسنامہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھوالناصر

صاحب صدر، آپ کی اجازت سے ہم محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال و سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب و چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ و دیگر احباب کی خدمت میں جو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے ہم میں واپس تشریف لائے ہیں۔ تمام جماعت کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد ہم ان کی اور تمام حاضرین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان پر گذشتہ اگست کے مہینے میں جو قیامت برپا ہوئی۔ ہم میں سے ہر ایک نے اس کا مشاہدہ کیا۔ دوسری قوموں پر بھی اس مصیبت کے اثرات ظاہر ہیں لیکن ان مصائب کے نتیجے میں جو دکھ ہم نے پایا ہے اور جن مشکلات سے ہمیں دوچار ہونا پڑا ہے وہ اپنے اندر ایک امتیاز رکھتا ہے۔ آج ہم قادیان کی مقدس بستی میں جمع نہیں ہو رہے بلکہ اُن مصائب کی مجبوری نے ظاہر طور پر ہمیں اپنے مقدس مقام سے جدا کر دیا ہے ایک ایسی جماعت کو جو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے وقف ہے۔ سکھوں نے اس جماعت کے مقدس مرکز کو اپنے مظالم کا تختہ بنایا اور منظم طریق سے حکومت کے عُمّال کے اشاروں پر معصوم انسانوں پر حملے کئے گئے انہیں موت کے گھاٹ اتارا گیا اور وہ حکومت جس پر انسانی زندگی کی حفاظت کی ذمہ واری عائد ہوتی تھی اس حکومت نے اس قتل و غارت گری میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اور کون نہیں جانتا کہ یہ تمام واقعات ایک منظم سازش کا نتیجہ تھے آپ حضرات کی گرفتاری بھی اُسی سازش کا ایک شاخسانہ تھی۔ عمالِ حکومت نے یہ جانتے ہوئے کہ آپ حضرات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قائد حصے کے معزز اراکین ہیں۔ اور ظلم اور استبداد کے خلاف آواز اُٹھانا اور اس کی روک تھام کرنا آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ جھوٹے الزام تراش کر آپ حضرات کو گرفتار کیا اور وہ کون سا ظلم تھا جو آپ پر روا نہ رکھا گیا قسم قسم کی صعوبتوں سے آپ کو دوچار ہونا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمان اور اخلاص کی نعمت دے رکھی تھی۔ آپ نے وقار اور استقلال کی مثال بن کر ان تمام مصائب کو جھیلا اور اللہ اور اللہ کے رسول کے نام کو بلند رکھا اور کسی مرحلہ پر بھی کوئی لغزش آپ سے سرزد نہ ہوئی اور ہم آج بجا طور پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کے ذریعے سے احمدیت کے نام کو بلند کیا۔

ہم جانتے ہیں کہ الٰہی سلسلوں پر جو ابتلاء آتے ہیں۔ ان میں بہت سی حکمتیں مضمر ہوتی ہیں بلاشبہ یہ ابتلاء ہم سب کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک دعوت ہیں کہ ہماری سفلی زندگی ختم ہو جائے اور ہم خالص اس کے ہو جائیں۔ ہم میں سے ہر ایک شخص جس حد تک اپنی زندگی کو اس سانچے میں ڈھالتا ہے اس حد تک وہ ہمارے قادیان میں داخلے کو قریب کرتا ہے آپ حضرات نے قید کے ایام میں سُنّتِ یوسفی پر عمل کر کے ہمارے لئے ایک نئے دور کی ایک بنیاد رکھ دی ہے۔ آپ نے قید و بند کی مصیبتوں کو ہنس کر گذارا اور اللہ اور اللہ کے رسول کا ذکر جیل کی دیواروں میں بھی جاری رکھا۔ آپ مجسم تبلیغ بن گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی آواز میں اثر پیدا کیا اور اس کے نتیجے میں آپ دگنے سے زیادہ ہو کر جیل سے باہر آئے۔

ہر وہ مصیبت جس کا انجام اچھا ہو اس آرام اور خوشی سے بہتر ہے جس کا انجام بُرا ہو آپ کا ان مصائب کو جھیلنا اور بہ بشاشت سے جھیلنا ہم سب کے لئے مشعلِ راہ ہے ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل پر نازاں ہیں کہ اس نے اپنی جماعت میں ایسے بندے پیدا کئے جو اس کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے میں ایک حقیقی لذت محسوس کرتے ہیں۔ آج جو مصائب اس مُلک پر آئے ہیں۔ اُنھوں نے دماغی توازن قائم نہیں رہنے دیا وہ ایسے مصائب ہیں کہ انسانی کوشش اپنی ذات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں۔ اپنے پیارے اور مقدس مرکز سے جُدائی ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے لیکن جہاں تک ظاہری تدابیر کا تعلق ہے شریعت لازم قرار دیتی ہے کہ ہم انہیں اختیار کریں یہ دور ایک بالکل نیا دور ہے۔ جسے ہماری سابق زندگی سے کوئی مناسبت نہیں۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جو بہت جلد اس نئے دور کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے میں کامیاب ہو جائے لیکن یہ ظاہر ہے کہ ہر فرد میں یکساں استعداد نہیں پھر بھی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے لئے بحیثیت جماعت اپنی حالت میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرنا ازبس ضروری ہے۔ مشرقی پنجاب سے ہمارے بھائی بے خانماں ہو کر آئے ہیں۔ وہ جو کل تک آرام اور آسائش کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ آج ان کی یہ حالت ہے کہ گویا ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی جگہ نہیں۔ ہم جو مغربی پنجاب میں رہتے ہیں۔ ہم میں کوئی ایسی خوبی نہ تھی جو مشرقی پنجاب سے آنے والوں میں موجود نہ تھی۔ اور محبوب کے اقتدار سے کوئی ایسی کمی نہ تھی۔ جن میں مشرقی پنجاب کے رہنے والے مبتلا تھے۔ ہماری آنکھوں نے بغیر اُن مصائب کے دوچار ہونے کے اس دلخراش نظارے کو دیکھا کہ جس کے تصوّر سے رُوح کانپتی ہے۔ ہمیں عبدِ شکور ہونا چاہیئے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنی ستّاری کے ان تکالیف سے ہمیں بچا لیا۔ لیکن ہم افسوس اور ندامت کے ساتھ اس اقرار پر مجبور ہیں۔ کہ ہمارے اعمال اس معیار کے نہیں کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دعوت نہیں دے رہے۔

بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکاشفات میں اُن مصائب کا اجمالی ذکر ہے جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ اور خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا بھی صفائی سے اُن پر دلالت کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے کہ ہمیں مصائب اور تکالیف سے گذرنا ہے۔ لیکن ہمیں اطمینان کا سانس اسی حالت میں نصیب ہو سکتا ہے کہ ہم ان لوگوں میں سے ہوں۔ جو تکلیف اور بلا میں صبر اور رضا سے کام لینے والے ہوں۔ یہ امر ہمارے لئے اطمینان اور سکون کا موجب ہے کہ آسمانی خبروں میں قادیان میں ہماری واپسی کی خبر بھی موجود ہے۔ لیکن جب ہم اپنی بے بضاعتی کو دیکھتے ہیں تو گھبرا اُٹھتے ہیں کہ ہماری کمزوری اور ہماری کوتاہیاں کہیں اس دن کے لانے میں دیر نہ کریں۔

اس موقعہ پر ہم حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خاص طور پر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہم کمزور اور ناتوان ہیں ہم میں ایسے بھی ہیں۔ کہ شامتِ اعمال انہیں اس معیار پر آنے نہیں دیتی جس کا تقاضا وقت بڑی شدّت سے کر رہا ہے اسلئے ہم حضور سے اور اُن احباب سے جو اس امتحان وفا میں پورے اُترے ہیں۔ دردمندانہ التجا کرتے ہیں کہ ہمارے لئے دُعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دُور فرمائے۔ ہمارے اعمال کے عیوب کو ڈھانپ دے ہمیں حقیقی ایمان نصیب کرے وہ ایمان جسکے مصدّق اعمال صالحہ ہوتے ہیں اور تمام جماعت کو جو ان مصائب میں بہت مجروح ہوئی ہے اپنے فضل سے طاقت اور توانائی بخشے اور توفیق بخشے کہ ہم وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنی مساعی کو تیز تر کر سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن جلد لائے جب ہم اُس کے سچے مومن بندے بن کر اس کی مقدس بستی میں دوبارہ داخل ہوں۔ اور وہ داخلہ ایسا ہو کہ جبتک دُنیا تک یاد رہے نیز ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے ان بھائیوں کیلئے بھی خاص طور پر دُعا فرمائی جائے۔ جنہوں نے احمدیت کی تاریخ میں ایک روشن باب کا اضافہ کیا ہے نیز ان درویشوں کے لئے بھی دُعا فرمائی جائے جو احمدیت کے نام کو بلند کرنے کے لئے قادیان کی مقدس سرزمین میں درویشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو آمین والسلام۔

جماعت احمدیہ لاہور

بزرگانِ سلسلہ کی تقریریں

ایڈریس کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے۔ میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے یکے بعد دیگرے حاضرین کو مخاطب فرمایا۔ تینوں اصحاب نے اپنی اپنی تقریر میں یہ ظاہر کیا کہ کس طرح معجزانہ طریق سے اللہ تعالےٰ ان کی دستگیری فرماتا رہا۔ اور تکالیف میں تسکین کے سامان جمع کرتا رہا۔ اور کس طرح ان کا ثبات اور استقلال دوسرے قیدیوں کیلئے بھی نمونہ بنا رہا اور پھر کس طرح ان میں سے کئی احمدیت قبول کرنے پر راضی ہو گئے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

نمبر ۱۹ جلد ۲ روزنامہ الفضل لاہور ۲۲ اپریل ۱۹۴۸ء

سنگاپور کی آئینی تاریخ پر ایک نظر

(از مکرم میاں عبد الحی صاحب مبلغ اسلام سنگاپور)

جنگ سے قبل کی سیاسی حالت

جنگ سے قبل جبکہ سنگاپور اور ملایا میں اتحادیوں کو جاپانیوں کے ہاتھوں شکست کھانی پڑی۔ ان علاقوں کی حکومت کے تین حصے تھے۔

۱۔ سٹریٹ سیٹلمنٹ جس میں پینانگ۔ ملاکا اور سنگاپور کی کالونیز شامل تھیں یہ تینوں نو آبادیات براہ راست برطانوی نظم و نسق کے ماتحت تھیں۔

فیڈریٹڈ سٹیٹس آف ملایا سلانگور کوالالمپور جو ملایا کا دار الخلافہ ہے۔ [illegible] ریاستیں [illegible] یہ ریاستیں ۱۸۷۴ء میں برطانوی اقتدار میں آئیں اور اس وقت سے لے کر ۱۹۴۱ء تک ریاستوں کے سلاطین کے ساتھ برطانوی حکومت کے کئی ایک معاہدات اندرونی نظم و نسق کے سلسلہ میں ہوئے۔ مختصر طور پر اس عرصہ کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

دور اول ۱۸۷۴ء سے ۱۸۹۵ء تک۔ ابتدائی معاہدات کی رو سے سلاطین کی حکومت کو اپنی اپنی ریاست کی حدود میں اس قید کے ساتھ تسلیم کیا گیا کہ ہر ایک ریاست میں ایک برٹش افسر ریذیڈنٹ کی حیثیت سے رہے گا جس کا مشورہ قبول کرنا سلاطین کے لئے ضروری ہوگا۔ مذہبی معاملات اور ملائی رسم و رواج مستثنیٰ ہوں گے۔

شروع شروع میں حکومتوں میں سے شاذ ہی کوئی امیر [illegible] ہوگا جو انتظامی معاملات کو چلانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ریاست کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے ریذیڈنٹ نے آہستہ آہستہ اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ اور اس سے اختیارات کا سلسلہ قدرتی طور پر وسیع ہوتا چلا گیا۔

دوسرا دور ۱۸۹۵ء سے ۱۹۲۷ء تک۔ اس دور میں بعض اہم تبدیلیاں وقوع میں آئیں۔ ایک طرف ان سٹیٹس میں عام ترقی کی رو شروع ہوگئی۔ تو دوسری طرف ربڑ کی صنعت نے ۱۹۰۶ء میں ایک نیا باب کھول دیا۔ جیسا کہ فیڈریٹڈ کے لفظ سے ہی ظاہر ہے۔ یہ ریاستیں ایک مرکزی نظام میں منسلک تھیں اور جہاں بعض معاملات میں ایک دوسرے سے علیحدہ تھیں وہاں بعض مرکزی معاملات میں ایک حکومت کا رنگ رکھتی تھیں جس کی باگ ڈور برطانوی حکومت کے ہاتھ میں تھی۔

تیسرا دور ۱۹۲۷ء سے ۱۹۴۱ء تک

۱۹۲۷ء میں فیڈرل کونسل میں بعض اہم تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ سلاطین نے اس کونسل کی عملی کارروائی میں حصہ لینا چھوڑ دیا۔ غیر سرکاری ممبران کی تعداد بڑھا دی گئی۔ تا یہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی نمائندہ کہلا سکے۔ اس کے بعد سر سیسل کلیمنٹی کے زمانے میں ایک دفعہ پھر کونسل میں بعض تبدیلیاں وقوع میں آئیں۔ چنانچہ اس دفعہ صاف اور واضح الفاظ میں مرکزی اور ریاستی ذمہ داریوں کے درمیان حد فاصل قائم کی گئی۔ یعنی یہ فیصلہ کر دیا گیا کہ فلاں فلاں امور فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت ہوں گے۔ اور فلاں فلاں معاملات کا سارا انتظام ریاست کی حکومت کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی کونسل میں مزید چینی۔ ہندوستانی اور ...... غیر سرکاری ممبروں کا اضافہ کیا گیا۔ State Council کا باقاعدہ وجود عمل میں لایا گیا چونکہ سٹیٹ کونسلز کو ان اصلاحات کے نتیجہ میں بعض اختیارات مرکز کی طرف سے مل گئے تھے اس لئے اس کی ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے کونسل کو اپنی ان طاقتوں کو استعمال میں لانے کا موقعہ ملا جو اس وقت تک خفتہ تھیں اور اگرچہ ۱۹۴۱ء تک اختیارات بہت حد تک ریذیڈنٹ کے ہاتھ میں تھے۔ پھر بھی حکومت خود اختیاری کا ایک عام خیال زور پکڑ گیا۔ یہاں تک کہ جاپانیوں کی آمد سے وقتی طور پر وہ سلسلہ بند ہو گیا۔

۳۔ ان فیڈریٹڈ سٹیٹس ان میں سے چار ریاستیں تو ملایا کے شمالی حصہ میں شامل ہیں۔ اور ایک انتہائی جنوبی حصہ میں اول الذکر چار ریاستیں یہ ہیں۔ کدح Kadah۔ کلانتن Kelantan۔ ترنگانو Trengganu اور Perlis ان ریاستوں کے حقوق ۱۹۰۹ء میں حکومت سیام کی طرف سے برطانیہ کی طرف منتقل ہوئے۔ اور اس وقت سے یہ ریاستیں برطانوی حفاظت میں آئیں۔ ان ریاستوں میں ہر ایک میں ایک برطانوی ایڈوائزر مقرر کیا گیا۔ مگر اس کو انتظامی معاملات میں اختیارات حاصل نہ تھے۔ اس کے مقابل پر Federated States میں برطانوی آفیسر یعنی ریذیڈنٹ کے اختیارات کہیں وسیع تھے۔

موخر الذکر یعنی ملایا کی جنوبی ریاست جس کا نام جوہور Johore ہے۔ اس کے فرمانروا نے ۱۸۸۵ء میں اپنی خارجہ پالیسی کو برطانیہ کی زیر نگرانی چلانا منظور کر لیا۔ یعنی باقاعدہ برطانوی ایڈوائزر کے تقرر کی صورت ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئی۔ ان ریاستوں میں حکومت کے انتظام کی تمام تر ذمہ داری مقامی حکومت کے ہاتھ میں تھی جسے ملائی افسر چلاتے تھے۔ اور ان میں سب سے بڑا افسر وزیر اعظم یا ملائی زبان میں سنتری لیسار کہلاتا تھا۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے۔ ان ریاستوں کی حیثیت Protected states کی تھی۔ یہ لازماً ان میں برطانوی ایڈوائزر کو وہ اختیارات حاصل نہ تھے جو برطانوی ریذیڈنٹ کو فیڈرل سٹیٹس میں حاصل تھے۔ ان ریاستوں میں جیسا کہ Advaser کے لفظ سے ظاہر ہے برطانوی افسر کی حیثیت مشیر کی سی تھی اور وہ ریاست کے حالات سے ہائی کمشنر کو باقاعدہ مطلع رکھتا تھا چونکہ یہ ریاستیں اپنی اپنی جگہ آزاد تھیں اور کسی مرکزی نظام کی پابند نہ تھیں۔ پھر خود شہر کو بھی انتظامی معاملات میں خاص اختیارات حاصل نہ تھے۔ اس لئے آئینی لحاظ سے ان ریاستوں نے دوسری ریاستوں کی نسبت زیادہ ترقی کی۔ ان کے سامنے فیڈریٹڈ سٹیٹ کی مثال تھی۔ کہ کس طرح جہاں کی قوم انتظامی امور میں پیچھے رہ رہی ہے۔ وہاں ریاستوں کے زیادہ سے زیادہ اختیارات مرکز کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس تحریک سے فائدہ اٹھایا اور ملائی نوجوانوں کو انتظامی امور میں اہل بنانے گئے۔ جو آپ کے ممالک میں تعلیم کی غرض سے بھیجا۔ برطانیہ کی یہ خواہش تھی کہ سب ریاستیں ایک ہی فیڈریشن میں آجائیں۔ لیکن مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ان فیڈریٹڈ سٹیٹس نے اس چیز کی مخالفت کی۔ اس بات کو دیکھتے ہوئے برطانیہ کی حکومت نے یہ کوشش کی کہ فیڈرل سٹیٹس اور ان فیڈریٹڈ سٹیٹس کے آئینی فرق کو اس حد تک دور کر دیا جائے۔ اور دونوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا جائے۔ کہ یہ سب ریاستیں ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر اکٹھی ہو کر ایک ہی فیڈرل انتظام میں منسلک ہوں۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ سٹریٹ سیٹلمنٹ کے گورنر کی تین حیثیتیں تھیں وہ سٹریٹ سیٹلمنٹ کا براہ راست گورنر تھا۔ باقی ملایا کے لئے اس کی حیثیت ہائی کمشنر کی تھی۔ فیڈرل سٹیٹس میں اس کا دخل برطانوی ریذیڈنٹ کے ذریعہ اور فیڈرل کونسل میں فیڈریشن کے ذریعہ ان فیڈریٹڈ سٹیٹس میں اس کا دخل برطانوی ایڈوائزر یعنی ایڈوائزر کے ذریعے تھا۔ گویا سٹریٹ سیٹلمنٹ میں اس کے اختیارات زیادہ مکمل تھے۔ فیڈریٹڈ سٹیٹس میں اس سے کم اور ان فیڈریٹڈ سٹیٹس میں اس سے بھی کم

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں ......؟

۱۔ سوویٹ روس کی لینن اسٹیٹ لائبریری دنیا میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ جس میں تقریباً ۱۵،۰۰۰،۰۰۰ کتابیں موجود ہیں

۲۔ اضلاع متحدہ امریکہ میں کل ۱۹۰ [illegible] لائبریریاں یونیورسٹی، اسکول اور خاص لائبریریوں کے علاوہ موجود ہیں۔ ان لائبریریوں کے انتظام وغیرہ کرنے کے لئے تقریباً پچاس ملین ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔

۳۔ نیویارک پبلک لائبریری دنیا میں ساتویں [illegible] ہے۔ اس میں تقریباً ۴۴،۰۰،۰۰۰ کتابیں ہیں۔ دس ہزار آدمی کم و بیش روزانہ اس لائبریری [illegible] میں تقریباً سولہ سو آدمی خدمت کرتے ہیں۔

۴۔ برطانیہ کلاں میں لائبریریوں کی دیکھ بھال [illegible] تقریباً ۱۵،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ سالانہ خرچ کئے جاتے ہیں۔

۵۔ متحدہ ہندوستان کے کل ۵۹ بڑی لائبریریوں میں سے پاکستان کے حصہ میں صرف تین لائبریریاں آئی ہیں۔ اس کے علاوہ [illegible] خاص لائبریریوں میں سے جو کہ صنعت و حرفت کے کتابوں پر مشتمل تھیں ایک بھی پاکستان کے حصے نہیں آئیں۔

۶۔ پنجاب پبلک لائبریری لاہور جو کہ [illegible] قائم کی گئی تھی۔ اب پاکستان کی سب سے بڑی لائبریری ہے۔ اس میں تقریباً ۰۰۰،۰۰ [illegible] موجود ہیں۔

۷۔ کراچی جسے پاکستان کا دار السلطنت ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس میں کوئی بھی قابل ذکر اور [illegible] لائبریری موجود نہیں۔

۹۔ مشرقی پاکستان کی سب سے بڑی لائبریری ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری ہے۔ جو ۱۹۲۱ قائم کی گئی تھی۔ اس میں تقریباً ۱۵۱،۵ [illegible] موجود ہیں۔

۱۰۔ کوئٹہ کی سینڈیمن لائبریری Sandeman Library [illegible] کتابوں کی وجہ سے پاکستان میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ گو تعداد کتب بہت کم ہے یہ ۱۸۸۹ میں قائم کی گئی تھی۔ اس میں کل ۲۲۰۴ کتابیں ہیں۔

دعاگو: صلاح الدین خان خلف خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم ۸۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

اسلام نے مسئلۂ ارتقا کو کس طرح حل کیا ہے؟

جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کیلئے

ایک دلچسپ انعامی مضمون

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ بالا عنوان پر ایک جامع مضمون جس کی ضخامت چھ صفحات سے زائد نہ ہو ۔ دفتر میں ۱۵ مئی سے پہلے پہل ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صاحب کی وساطت سے بھجوایا جائے ۔ بہترین مضمون نگار کی خدمت میں پانچ روپے کی انعامی رقم پیش کی جائے گی ۔ انشاء اللہ العزیز :- ۱ - کوشش کی جائے کہ اصل حوالہ جات درج ہوں ۔

۲ - قرآن مجید ، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ اور اسلامی اور مغربی مفکرین کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل پیش کیا جائے (۳) اس حل کے جواز میں دلائل اور اعتراضات کا مفصل جواب درج ہو ۔

چونکہ مضامین کا سلسلہ جاری ہو گا ۔ اس لئے آئندہ مضمون کا اعلان اگلے ماہ کیا جائے گا ۔

(عبد السلام اختر ایم ۔ اے نائب ناظر تعلیم و تربیت)

شعبہ تعلیم ——— امتحان کتب سلسلہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سال رواں میں کتب سلسلہ کے دو امتحانات لینے کا فیصلہ کیا ہے جن میں سے پہلا امتحان مورخہ ۱۵ اگست بروز اتوار منعقد ہو گا ۔ اس کے لئے تفسیر سورۂ کہف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بطور نصاب مقرر کی گئی ہے یہ کتاب اصل تفسیر کبیر کا ہی حصہ ہے مگر دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید نے صرف اتنے حصہ کو علیحدہ طور پر کتابی صورت میں شائع کیا ہے

کتاب صرف دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پٹیالہ ہاؤس لاہور سے مل سکے گی ۔ قائدین مجالس خدام میں تحریک کریں ۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام کو امتحان میں شامل کریں اور امتحان میں شامل کر کے ان کی فہرست مرکز میں بھجوائیں ۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ معرفت میکلوڈ روڈ لاہور)

نمائندگان مشاورت اور عہدیداران جماعتہائے مقامی سے ؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان جماعت کو مختلف امور میں مشورہ کے لئے یہاں طلب فرمایا تھا اور اس غرض کے لئے ۲۵ اور ۲۶ اپریل کو جلسہ بھی ہوا تھا ۔ اس میں علاوہ اور امور کے سلسلہ کی مالی ضروریات اور ان کے لئے آمد کے ذرائع پر بھی مشورہ لیا گیا تھا اور اس کے بعد حضور نے جماعت کی مالی حالت اور آئندہ ضروریات کے متعلق جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ اب وقت ایسا آیا ہے کہ یہ کافی نہیں کہ اپنے ذمہ حصہ آمد یا چندہ عام اور جلسہ سالانہ کا چندہ ادا کرے ۔ بلکہ جیسا کہ حضور پیشتر ازیں ارشاد فرما چکے ہیں ۔

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ ۔ کم خرچ کرو ۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو ۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونی چاہیئے ۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق دے "

خیال تھا کہ حضور کے تازہ ارشادات اور نصائح اپنی اپنی جماعت کے احباب کو سنائیں گے ۔ پھر کوشش فرمائیں گے کہ حضور کے ارشادات کی ہر رنگ میں صحیح اور پوری تعمیل کی جائے ۔ لیکن نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ چندوں کی آمد میں ترقی تو کجا گذشتہ چندوں میں گذشتہ سال کے مقابل پر بہت گر گئی ہے ۔

گذشتہ سال اپریل کے تیسرے ہفتہ یعنی ۱۶ تا ۲۳ تک چندہ عام اور حصہ آمد کی مدات میں ۱۶۱۴۳ روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مختلف جماعتوں کی طرف سے داخل ہوا تھا ۔ لیکن اس سال اس ہفتہ میں کل وصولی ۶۵۶۸ روپیہ ہوئی ہے ۔ یعنی ۹۵۷۵ روپیہ کی کمی ہے ۔

چونکہ چوتھا ہفتہ اب جا رہا ہے ۔ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کا آخری ہفتہ ہے ۔ اور اس ماہ کے اختتام تک امید کی جاتی ہے کہ ہر جماعت اپنے ذمہ ہر قسم کے چندے مالی سال کے اندر ادا کرے ۔ اس لئے یکم مئی کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں مفصل رپورٹ عرض کی جائے گی جس میں بتایا جائے گا کہ کس جماعت کے ذمہ کس قدر بقایا ہے اور کونسی جماعت ہے جس نے سو فیصدی چندوں کی ادائیگی کر دی ہے ۔ اس لئے عہدیداران جماعتہائے مقامی کو چاہیئے کہ ہر ممکن کوشش کر کے اس ہفتہ میں اپنا ہر قسم کا بقایا مرکز میں بھجوا دیں ۔ (عبد اللہ ناظر بیت المال)

قرآن مجید مترجم

جسکا ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا اور جسکے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں

یہ قرآن مجید مترجم ہم نے فسادات سے پہلے شائع کیا تھا ۔ اس کا سارا اسٹاک اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں محفوظ ہے ۔ ہم نے انتظام کیا ہے ۔ کہ جو احباب یہ قرآن مجید منگانا چاہیں ۔ ان کے نام قادیان سے براہ راست بذریعہ ڈاک بھجوا دیا جائے ۔ ایک قرآن مجید مترجم کے لئے مبلغ بارہ روپے پیشگی ارسال فرمائیں ۔ ہدیہ وصول ہونے پر ہم قادیان آرڈر بھیج دیں گے ۔ وہاں سے قرآن مجید بذریعہ ڈاک مل جائے گا ۔ بارہ روپے میں خرچ ڈاک بھی شامل ہے

مترجم حمائل شریف کا ہدیہ چھ روپے ہے ۔ اس کا ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے ۔ جو دوست حمائل شریف مترجم منگانا چاہیں ۔ وہ چھ روپے پیشگی ارسال فرمائیں ۔ رقم وصول ہونے پر ہم قرآن مجید بھیجنے کے ذمہ دار ہیں ۔ اگر کسی دوست کو قرآن مجید نہ ملے گا ۔ تو ہم قیمت واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے ۔ روپیہ بھیجنے کا پتہ یہ ہے ۔

مینیجر مکتبہ احمدیہ جودھامل بلڈنگ ۔ لاہور

ضلع منٹگمری میں باڑہ زمین کی تقسیم برائے کاشت

ضلع منٹگمری میں لوئر باری دوآب نہر پر ۱۹۵۳ ایکڑ قابل اصلاح باڑہ زمین اور ۸۶۵ ایکڑ قابل کاشت باڑہ زمین جو کہ غیر مسلموں کے جانے سے خالی ہو گئی ہے ۔ اب برائے کاشت ریکلیمیشن سکیم کے ماتحت مہاجرین میں تقسیم کی جائے گی ۔ باڑہ میں جو ابھی تک پوری طرح سے قابل کاشت نہیں ہے ۷۴ لاٹوں پر اور قابل کاشت باڑہ ۹۶ لاٹوں پر مشتمل ہے اول الذکر میں ایک لاٹ کا رقبہ تقریباً ایک مربع اور آخر الذکر میں رقبہ تقریباً نصف ½ مربع کے برابر ہے ۔ جن مہاجرین کو زمین درکار ہو ۔ وہ چھپے ہوئے فارم پر مورخہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء سرکار جناب لینڈ ریکلیمیشن افسر سنٹرل کنال بنک مغلپورہ لاہور ۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر منٹگمری کے روبرو بنگلہ نہر منٹگمری میں ۸ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک خود پیش ہو کر درخواست گذاریں :-

درخواستوں کے فارم دفتر لینڈ ریکلیمیشن افسر سنٹرل کنال بنک مغلپورہ لاہور ۔ اور اسسٹنٹ لینڈ ریکلیمیشن افسر باڑہ منٹگمری سے ۸ آنے فی فارم قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں اس رقبہ کے نقشہ جات اور دیگر شرائط کے فارم کی تفصیل مندرجہ بالا افسران کے دفاتر سے مہیا ہو سکے گی

جو زمین اب قابل کاشت ہو گئی ہے اس کو پانی صرف عام زمینداروں کے حساب خریف اور ربیع میں دیا جائے گا نیز جس زمین کی اصلاح ابھی درکار ہے اسکو عام وادی کے علاوہ چھ گنا پانی فصل خریف میں دیا جائیگا :-

لینڈ ریکلیمیشن آفیسر سنٹرل کنال بنک ۔ مغلپورہ ۔ لاہور

بزرگانِ سلسلہ کی تقریریں (بقیہ از صفحہ ۲)

چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے رویا صالحہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دہریہ اور دین سے بے خبر ان خبروں کو نہیں مانتے۔ خود مومن بھی جلدی تسلی نہیں پکڑتے لیکن مومنوں کو اللہ تعالیٰ تکرار سے اور تفصیل سے ایسی خبریں دے کر اُن کے یقین کو پختہ کر دیتا ہے۔ اور دوسروں کو بعض دفعہ ایسی خبریں مل جاتی ہیں۔ تاکہ وہ بھی گواہ رہیں کہ خدا تعالیٰ غیب کی خبریں دیتا ضرور ہے مثال کے طور پر چوہدری صاحب نے فرمایا کہ پنڈت نہرو نے اپنی خود نوشت سوانح میں ایک جگہ اپنا ایک خواب لکھا ہے کہ مشہور سرخپوش لیڈر خان عبدالغفار خاں کو لوگ مار رہے ہیں۔ پنڈت جی خان کی مدد کو نکلے ہیں۔ لیکن پنڈت جی کو بھی لوگوں نے مارا ہے۔ پنڈت جی یہ خواب لکھ کر کہتے ہیں کہ ایسی پریشان کرنے والی خوابیں صحت کی کمزوری کی وجہ سے آتی ہیں۔ ورنہ غیب سے ان کا کوئی تعلق نہیں لیکن خواب کے دس سال بعد خواب پوری ہو گئی۔ دس سال بعد صوبہ سرحد میں انقلاب پیدا ہوا۔ سرحدی لوگ کانگرس چھوڑ کر لیگ کے تابع ہو گئے اور خان عبدالغفار خان کے اقتدار کو قائم کرنے کے لئے جو سرحد کے دورہ پر گئے لیکن ان [illegible] لوگوں نے برا بھلا کہا اور منہ موڑ لیا۔

میجر شریف احمد باجوہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اُن پر سختی سے سوال کئے جاتے رہے اور بار بار قتل کی دھمکی دی جاتی لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں ثبات دیا اور دشمن ان کے استقلال کو دبا نہ سکا آپ نے فرمایا کہ تکالیف سے پہلے انسان کچھ ڈرتا ہے لیکن جب تکالیف آتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ اس کو برداشت کرنے کی طاقت بھی دے دیتا ہے آپ نے یہی فرمایا کہ جیل میں انہیں قرآن شریف اور سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کی توفیق ملی۔ جس سے ان کا ایمان اور یقین اسلام اور احمدیت کی صداقت پر پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے پُر زور تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ دراصل دشمن کا ارادہ ان سب کو مار دینے کا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی سازش کو قید میں تبدیل کر دیا۔ قید میں اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف کیا کہ باوجود انتہائی بد ارادوں کے وہ دشمن کے بڑے سلوک سے محفوظ رہے۔ آپ نے جیل میں اپنی رہائی کے متعلق ایک واضح خواب دیکھا بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی اسی وقت شاہ صاحب کی رہائی کی بشارت دی گئی۔

آپ نے فرمایا کہ ایک وقت تھا آپ کا نفس کہتا تھا کہ حیات آخرت کے متعلق ایسا یقین نہیں اس وقت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے تو اس زندگی پر اُتنا یقین نہیں جتنا حیات آخرت پر ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ ان کے قلب میں بھی حیات آخرت کے متعلق یقین پیدا ہوتا گیا اور اس قید کے بعد تو ان کا قلب کہہ رہا ہے کہ اس زندگی پر وہ اعتبار نہ ہونا چاہیئے۔ جو حیات آخرت پر کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا میری دعا ہے کہ زندگی کے باقی ایام بھی حیات اخروی کے لئے سامان جمع کرنے میں گذریں۔

دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

صنعت و حرفت کی جنگ

لندن و امریکہ والے جو آجکل کے اصحاب الفیل ہیں۔ یقینی طور پر صنعت و حرفت کی ترقی و مشینری بنانے کے میدان میں انتہائی بلندی پر پہونچے ہوئے ہیں۔ آجکل صنعت و حرفت کی جنگ لڑنے کے لئے وہ اپنی بڑی بڑی مشینری کو حرکت میں لا رہے ہیں خود انتہائی درجہ کی کفایت شعاری پر عمل درآمد ہے۔ اور تمام چیزوں کو ایکسپورٹ کر کے اپنی کھوئی ہوئی مالی و اقتصادی حالت کو پہلے کی طرح مضبوط بنانے کے لئے انتہائی جدوجہد کے میدان میں اُتر آئے ہیں۔

۲- اُدھر اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے باشندوں کو Man Power کثرت آبادی کی دولت سے متمتع فرمایا ہے اگر وہ آپس میں اتفاق و اتحاد کریں اور جو چیزیں وہ خود تیار کر سکتے ہیں تیار کریں۔ ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھیں۔ غیر ملکی عیاشی کی تیار شدہ اشیاء کے دلدادہ نہ بنیں اور اپنی تیار شدہ اشیاء ایکسپورٹ کریں تو وہ بہت حد تک حقیقی طور پر مغربی اقوام کی غلامی سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ جب تک آپ اپنی ضروریات کی اشیاء خود تیار کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے اُس وقت تک آپ حقیقی طور پر آزاد نہیں ہیں۔

عطاء اللہ مجاہد مسقط (عرب)

مبلغ امریکہ کی طرف سے چندہ تحریک جدید ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش

”وکیل المال تحریک جدید“ کی طرف سے پیچھے کو ایک سرکلر چٹھی بیرون ہند کے تمام واقفین اور مبلغین کی خدمت میں اس مضمون کی ارسال کی گئی تھی کہ تحریک جدید اور دوسرے ہر قسم کے چندوں کا حساب و کتاب باقاعدہ رکھا جائے۔ اور بعض امور کے متعلق فوری جواب مانگا گیا تھا اس بارے میں سب سے پہلا اور تسلی بخش جواب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج امریکہ مشن کا آج موصول ہوا۔ جو حضرت کے حضور پیش کر دیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے۔

۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکن جماعتوں کے بارے میں جو اظہار خوشنودی فرمایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ بہت خوشی ہوئی آپ نے حسنِ محبت سے اسے جلد ارسال فرمانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لئے بہت بہت جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار نے حضور کے ارشاد کا آزاد ترجمہ کر کے بندہ تحریک جدید جلد ادائیگی کا سرکلر یہاں چھپوا کر ہر احمدی کو روانہ کر دیا ہے۔ اس پر تیس پینتیس روپیہ خرچ تو ہو گئے۔ مگر خدا کے فضل سے بہترین نتائج پیدا ہونے کی امید ہے سرکلر کی ایک کاپی ارسال ہے۔

خاکسار کوشش کر رہا ہے کہ امریکن جماعتوں کا چندہ تحریک جدید ۳۱ مئی تک سالم ادا ہو جائے یا کم سے کم اس کا بڑا حصہ ادا ہو جائے۔ اسی طرح ہندوستان اور بیرون ہند کی تمام جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں اور دفتر دوم کے سال چہارم کے چندے کے وعدے ۳۱ مئی تک وصول ہو جائیں یا کم سے کم یہ کہ ان کا بڑا حصہ ادا ہو جائے کیونکہ تحریک جدید کو مئی۔ جون کے مہینے میں بیرون ہند کے مبلغین کو [illegible] کے اخراجات کی تنگی نہ ہو۔ پس اس مقصد کے پیش نظر ہندوستان اور بیرون ہند کے عہدہ داران اپنی ہاتھوں سے تحریک جدید کا چندہ وصول [illegible] خاص کوشش فرما دیں۔ اور ابھی سے ایسا ماحول پیدا کریں کہ ان کا وعدہ ۳۱ مئی تک ادا ہو سکے۔

انچارج مبلغ امریکہ مشن نے وکیل المال تحریک جدید کے سرکلر کے بارے میں لکھا کہ تحریک جدید کے علاوہ دوسرے مقامی اور مرکزی چندوں کا حساب و کتاب باقاعدہ جاری ہے اور جن کمزور احمدیوں سے چندہ عام کم ادا ہو رہا ہے۔ یا ابھی انہوں نے نئے شامل ہونے کی وجہ سے ادا کرنا شروع نہیں کیا۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و ارشادات سنا کر کوشش کی جا رہی ہے۔

”وکیل المال تحریک جدید“ کے سرکلر کا بھی یہی مقصد ہے کہ بیرون ہند کی ہر ایک جماعت چندہ تحریک جدید اور دوسرے مقامی و مرکزی چندے کا حساب و کتاب باقاعدہ رکھے اور باقاعدہ ان تمام چندوں کی وصولی وغیرہ کی اطلاع ہر سہ ماہی پر وکیل المال تحریک جدید کو کرتی رہے۔

ہندوستان اور بیرون ہند کی تمام جماعتوں کو یاد رہنا چاہیئے کہ کامیابی کا راز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات احباب کے بار بار پیش کرنے اور ان پر عمل کرنے میں ہے۔ اس لئے ہر جماعت میں یہ انتظام کیا جائے کہ حضور کے ارشادات سُنائے جاتے رہیں۔ تا احباب ان پر عمل کرنے کی کوشش فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔ (خاکسار وکیل المال تحریک جدید)

احمدی عورت کا فرض

ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ وہ خود دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کرے۔ اپنے بچوں کو جو بڑے ہو کر قومی ذمہ واریوں کا بھاری بوجھ پڑنے والا ہے دینی و دنیاوی و صنعتی تعلیم دلائے۔ پنجوقتہ نماز کا التزام کرے۔ والدین و خاوند کی حقیقی فرمانبردار بنے تاکہ اُسکی زندگی آرام سے گزرے خاوند سے اُسکی طاقت سے زائد مالی مطالبات نہ کرے کفایت شعاری کو مدنظر رکھے۔ رشتہ داروں سے لڑائی جھگڑا سے اجتناب کرے۔ گھر کا کام کاج خود اپنے ہاتھ سے کرے چکی پیسنا اور چرخہ کات کر گھریلو ضروریات کو پورا کرنا اس کا اولین فرض ہے۔ (عطاء اللہ مجاہد مسقط عرب)

مسلمانوں کی طرف سے سکھوں کا خیر مقدم

امرتسر ۲۲ اپریل سٹیٹسمین رقمطراز ہے۔ کہ بیساکھی کے موقعہ پر ضلع گورداسپور کے بعض سکھ دریائے راوی کو پار کر کے حدود پاکستان میں داخل ہو گئے۔ اور گوردوارہ کرتار پور میں اپنی رسوم ادا کیں اور نعرے لگائے۔

مسلمان دیہاتیوں نے ان سکھوں کا خیر مقدم کیا اور بخوشی انہیں اپنی مذہبی رسوم ادا کرنے کی اجازت دے دی۔

یوم اقبال کی تقریب پر مشاعرہ

لاہور ۲۲ اپریل یوم اقبال کے سلسلے میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام یونیورسٹی ہال میں ایک مشاعرہ ہوا۔ سردار عبدالرب نشتر وزیر مواصلات پاکستان نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔

مشاعرے میں فیض احمد فیض۔ عابد علی عابد ثاقب زیروی۔ حفیظ ہوشیارپوری اور دیگر متعدد شعراء نے اپنا کلام سنایا۔ آخر میں صاحب صدر نے بھی اپنا فارسی کلام پڑھا اور حاضرین کو اقبال کے پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

نہروں کے معاملہ کا ابھی تصفیہ نہیں ہوا

لاہور ۲۳ اپریل لاہور کی نہر ابھی تک بالکل خشک پڑی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک پاکستان اور ہندوستان کے صوبائی نمائندوں کے درمیان اس سلسلے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ اگر اس ہفتے تک کوئی فیصلہ نہ ہوا تو مغربی پنجاب کے چند وزراء خود شملہ جائینگے اور مشرقی پنجاب کے وزراء کے ساتھ گفت و شنید کریں گے۔

نیشنل گارڈ کی چالیس بٹالین

ڈھاکہ ۲۳ اپریل بریگیڈ شاہ احمد نے ایک پریس بیان میں بتایا۔ اس وقت پاکستان میں نیشنل گارڈ کی چالیس کے قریب بٹالین تیار ہو چکی ہیں۔ عورتوں کی بھی دو بٹالین تیار ہو گئی ہیں۔ جس کا ایک حصہ فرسٹ ایڈ اور نرسنگ کی تربیت حاصل کر رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اقلیتوں کو بھی باقاعدہ طور پر بھرتی کیا گیا ہے۔ سر دست تو پچانوں کی صرف ایک بٹالین مرتب کی گئی ہے۔

آزاد کشمیر گورنمنٹ نے جنگ کا نیا پروگرام مرتب کر لیا

تراڑکھل ۲۲ اپریل آزاد کشمیر گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ آزاد کشمیر کے صدر سردار ابراہیم وزیر دفاع سید علی احمد شاہ اور سپہ سالار جنرل طارق نے محاذ نوشہرہ میں آزاد کشمیر کی خفیہ غیر سرکاری تنظیم کے پانچ سو سیاسی کارکنوں سے دشمن کی سیاسی اور فوجی سرگرمیوں کے حالات کے متعلق رپورٹ سنی۔ اور اہم فیصلے کرتے ہوئے ایک نئے پروگرام کی تشکیل کی سردار محمد ابراہیم نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سیکورٹی کونسل نے مسئلہ کشمیر کے متعلق جو نئی تجویز پیش کی گئی ہے۔ ہم اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہے ہیں۔ اگر اقوام عالم نے ہمارے نقطہ نگاہ کی تائید کی۔ تو یقیناً کشمیر کے عوام کے نقطہ نگاہ کی تائید و حمایت کریں گی۔

مسلمانان کشمیر کی دل کھول کر مدد کیجئے

سکرٹری کشمیر سنٹرل ریلیف کمیٹی کی اپیل

کشمیر مسلم کانفرنس کے شعبہ نشر و اشاعت نے ایک بیان جاری کیا ہے کہ ناصرہ صدیقہ صاحبہ سیکرٹری کشمیر سنٹرل ریلیف کمیٹی نے ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا ہے۔ کہ دنیا اس سے بے خبر نہیں کہ مسلمانان کشمیر کس دور میں سے گزر رہے ہیں وہ موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہیں نہتے مسلمان آٹھ مہینے سے مسلح ڈوگروں اور سکھوں سے مقابلہ کر رہے ہیں ہندوستان ...... افواج نے جو بے پناہ مظالم بیچارے مظلوم کشمیریوں پر جذبہ آزادی کو کچلنے کے لئے توڑے ہیں۔ دنیا کی کوئی مہذب سلطنت گوارا نہیں کر سکتی

مجاہدین کشمیر اپنے گھروں کو آٹھ ماہ سے خیرباد کہہ کر۔ بچے بوڑھے۔ جوان اس جنگ آزادی میں سر دھڑ کی بازی لگا چکے ہیں۔ اس وقت تک کشمیر کا ۲/۳ حصہ سے زیادہ آزاد کرا چکے ہیں۔ صاحبہ موصوف نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے پاکستان میں رہنے والوں سے اپیل کی ہے کہ میں اہل پاکستان کو یقین دلاتی ہوں کہ کشمیر پاکستان کے ساتھ جزو لاینفک کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کشمیر کا الحاق پاکستان کے ساتھ نہ ہوا۔ تو اہل کشمیر کو ہی نہیں بلکہ اہل پاکستان کو تباہ ہونے کا خطرہ لاحق ہوگا

اس لئے اہل پاکستان کو چاہیئے کہ وقت ہے جو فرائض مجاہدین کشمیر کے آپ پر عاید ہوتے ہیں پہچانیں۔ ان کے پاس اسلحہ نہیں۔ لباس نہیں کپڑے نہیں۔ ادویات نہیں۔ فنڈ نہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ مجاہدین کی حوصلہ اور ہمت افزائی کے لئے کشمیر سنٹرل ریلیف کمیٹی میں دل کھول کر زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ چندہ دینے والے احباب کی خدمت میں اس بات کی درخواست کی جاتی ہے کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ پہلے بھی اپنے اشاعتوں میں واضح کر چکی ہے کہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہاں پر بہت سے ادارے چندہ جمع کرنے کے لئے تھے۔ جن کو آزاد کشمیر گورنمنٹ نے ختم کرنے کے لئے کشمیر سنٹرل ریلیف کمیٹی قائم کی ہے اور لوگوں سے اپیل بھی کی تھی۔ کہ بغیر سنٹرل ریلیف کمیٹی مجاہدین کے نام پر کوئی کسی قسم کا امداد لینے کا مجاز نہ ہوگا۔

آخر میں سکرٹری صاحبہ نے اخباری حضرات کے خدمات کو سراہا اور کہا کہ جس قدر انہوں نے مجاہدوں کی حوصلہ افزائی کی بدولت فرض کو پہچان کر سرانجام دیا ہم ہرگز نہیں بھول سکتے۔ مجھے امید ہے کہ اخباری حضرات آئندہ بھی اس سے زیادہ مجاہدین کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں گے۔

مغربی اور مشرقی پاکستان میں ہوائی ڈاک

کراچی ۲۲ اپریل حکومت پاکستان کے ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نے مغربی اور مشرقی پاکستان میں ایئرمیل کے سروس کے بارے میں پریس نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت ہوائی ڈاک اور مینٹا ایرویز کے ذریعہ مغربی اور مشرقی پاکستان میں پہنچائی اور لائی جاتی ہے۔ یہ ڈاک ہفتہ میں دو دفعہ لے جائی جاتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ برٹش ایرویز کارپوریشن کے ذریعہ بھی لے جایا کریگی واپس۔

وزیر اعظم سندھ قائد اعظم سے ملینگے

کراچی ۲۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ کے وزیر اعظم ایم اے کھوڑو قائد اعظم سے ملاقات کریں گے۔ کہ سندھ کے گورنر غلام حسین ہدایت اللہ نے محکموں کی تقسیم کرتے وقت ان سے بالکل کوئی صلاح مشورہ نہیں کیا اور محکمہ مال اور ہوم کا چارج پیر الٰہی بخش اور میر غلام علی تالپور کو بغیر ان کی مرضی کے سونپ دیا

مغربی پنجاب گورنمنٹ کنٹرول کے متعلق اپنی پہلی پالیسی پر قائم ہے

لاہور ۲۳ اپریل مغربی پنجاب کے محکمہ سول سپلائیز نے ایک اعلان میں اخبارات میں شائع شدہ اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ محکمہ سول سپلائی کو برقرار رکھنے کی تجویز پیش کر دی ہے۔ اور غالباً سودے کے علاوہ باقی تمام ضروری اجناس پر کنٹرول جاری رہیگا اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اسمبلی کے دوران میں حکومت کی طرف سے جس پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اس سلسلے میں مرکزی حکومت کے ایما پر ۲۶ اپریل کو کراچی میں پاکستان کے تمام صوبوں اور ریاستوں کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ حکومت اس میں اپنا نقطہ نگاہ پیش کرے گی یہ کانفرنس ہی قطعی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔

مغربی پنجاب کے اخبار نویس مشرقی پنجاب میں

لاہور ۲۲ اپریل مشرقی پنجاب کے اخبار نویسوں کی دعوت پر مغربی اخبار نویسوں کی ایک پارٹی ۲۵ اپریل کو شملہ روانہ ہو جائے گی یہ پارٹی مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے۔

مسٹر ایس آر لیوس (سول اینڈ ملٹری گزٹ) کرنل فیض احمد فیض (پاکستان ٹائمز) محمد شفیع (پاکستان ٹائمز) سردار [illegible] مولانا عبدالحمید سالک (انقلاب) مسٹر اقبال حسین برنی (ایسوسی ایٹڈ پریس) مسٹر مظفر احسانی (طاقت) حاجی صالح محمد (مغربی پاکستان) مسٹر [illegible] (یونائیٹڈ پریس) خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وفد تین روز تک واپس آ جائے گا۔

والٹن ریفیوجی کیمپ میں ہیضہ کی وبا

لاہور ۲۳ اپریل والٹن کے مہاجرین کیمپ میں گذشتہ چند دنوں سے ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ باوجود احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے ابھی تک قابو نہیں پایا جا سکا۔ چنانچہ ۲۱ اپریل کو ہیضہ کے اسی مریض ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ جن میں سے ۱۳ وفات پا گئے۔ اس وقت ہسپتال میں ہیضہ کے مریضوں کی کل تعداد ۲۹۰ ہے۔ علاج کے انتظام کو وسیع کیا جا رہا ہے چنانچہ ہر روز میڈیکل کالج کے چالیس کے قریب طلباء ٹیکہ لگانے کے لئے کیمپ میں بھیجے جاتے ہیں۔ کیمپ کے عملہ ڈاکٹروں میں سے ڈاکٹر ہیضے کے سلسلے میں ڈیوٹی پر لگا دئے